خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 45 | اتوار 5 شوال-1416ھ، 25 تبلیغ 1375ھش، 25-فروری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اول خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ کلام الٰہی میں خضرؑ اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کا والد صالح تھا۔ یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں۔ پھر کیا؟ اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔ بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ جس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائیداد لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تاکہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔

اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے کہ وہ خادم دین ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 444)

خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

بہتوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر یوں کہا جائے کہ کوئی یہ کام کردے تو ان میں سے کوئی بھی نہیں کرے گا۔ اور اگر یہ کہا جاوے کہ کسی وقت کر دے تب بھی ان میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ کیونکہ ان کو یہ خیال ہو گا کہ اگلے وقت میں جو آتا ہے کر دیں گے۔ لیکن اگر وقت مقرر کر دیا جاوے تو کر لیتے ہیں۔ اس لئے خدا نے اپنے فضل و احسان عمیم کے ماتحت تمام لوگوں کے لئے موقع رکھ دیا کہ رمضان میں آسانی سے دعا کریں۔ اگر وہ یوں کہتا کہ جس نے قرب حاصل کرنا ہے کر لو تو بہت نہ کرتے۔ مگر

باقی صفحہ 7 پر

جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعا سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کا خرچ کرنا ضروری ہے

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے نئے اوقات کار

○ مورخہ 21 فروری سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام روزانہ پاکستان کے وقت کے مطابق رات سات بجے سے دس بجے تک دیکھے جاسکیں گے۔ جبکہ جمعہ کے روز یہ اوقات شام چھ بجے سے رات نو بجے تک ہوں گے۔

(نظارت اشاعت)

ولادت

○ خاکسار کے بیٹے عزیزم اظہر اقبال سیفی (یوگنڈا) اور عزیزہ محمودہ روحی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 22 ماہ حال کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالسلام صاحب ظافر (وکالت تبشیر) کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ نیکیوں سے بھرپور عمر دراز عطا کرے۔

نسیم سیفی

درخواست دعا

○ مکرمہ صوفیہ احمد صاحبہ (بنت محترمہ صاحبزادی بی بی امتہ الجمیل صاحبہ) بیگم مکرم مرزا عبدالصمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ میرے بھائی عزیزم مکرم ظاہر احمد صاحب بوجہ ہارٹ اٹیک اسلام آباد کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی اطفال

الاحمدیہ پاکستان

○ ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان ہے

"حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب"

مضامین ملنے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1996ء ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

25- تبلیغ 1375 ھش 25 - فروری 1996ء

خدا تعالیٰ سے دوستی

یوں تو اصلاح کے لئے بہت سی نصائح کی جاتی ہیں لیکن اگر صرف ایک نصیحت پر اکتفا کرنا ہو تو کہا جا سکتا ہے کہ موت کا یاد رکھنا ایک ایسی نصیحت ہے جو انسان کی اصلاح کے لئے کافی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"انسان کی عجیب حالت ہے کہ اگر کہیں سانپ نکلے تو اس سے دہشت کھاتا ہے۔ اور جس اندر کی بابت اسے گمان ہو کہ یہاں سانپ ہے وہاں جاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ لیکن ہزاروں تجارب موت فوت کے اس کے سامنے ہیں اور پھر بھی نصیحت نہیں پکڑتا۔ ورنہ ایک موت ہی کا واعظ اس کی اصلاح کے لئے کافی تھا"۔

انسانی زندگی کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو پہچانے۔ اس دنیا میں بھی اسی سے واسطہ ہے اور اگلی دنیا میں بھی اسی سے واسطہ ہے۔ لیکن اکثر اوقات انسان یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تعالیٰ کو کس طرح پہچانا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے۔ مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں"۔

گویا کہ مشکلات کا حل ہونا اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی ایک دلیل ہے۔ اور مشکلات حل ہوتی ہیں دعا کے ذریعے چونکہ دعا خدا تعالیٰ سے کی جاتی ہے اس لئے جب دعا قبول ہوتی ہے اور مشکلات حل ہو جاتی ہیں تو انسان خود سمجھنے لگتا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس نے اس کی دعا قبول کی ہے اور اسے مشکلات سے نجات دی ہے۔ دنیا میں معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم کسی سے دشمنی نہ رکھیں کسی کے متعلق ہمارے دل میں کینہ نہ ہو۔ اور ہر ممکن کوشش کریں کہ کوئی ہم سے دشمنی نہ رکھے۔ جو بات بھی غلط فہمی کا باعث بن سکتی ہے ہم اس کو دور کریں۔ اور دوسروں کے دل صاف کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ایسا ہو صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کا ہو جائے اپنی ذات سے اوپر اٹھے اور سب کچھ خدا کے لئے کرے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں :-

"میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا"۔

گویا کہ انسان کے دل سے دشمنی نکال بھی دی جائے جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہ پیدا کیا جائے اور جب تک ہم خدا تعالیٰ ہی کے نہ ہو جائیں اس وقت تک ہماری حفاظت کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کے ہو جائیں تو خدا تعالیٰ بڑے سے بڑے دشمن کو بھی ہمارا خادم بنا سکتا ہے۔ ہمارا دوست بنا سکتا ہے۔ اور اس طرح ہم سب کے دلوں سے کینہ نکال کر دوستی کو آگے بڑھا سکتا ہے اور زندگی کو بہتر بنا دیتا ہے۔

پس اس ارشاد سے یہ پتہ چلا کہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارا تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو اور ہم خدا کے ہو جائیں اور خدا کے ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ صرف ایسی باتیں کریں جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

"خدا تعالیٰ" کا نام غالب "خدا تعالیٰ" کا نام بالا

"خدا تعالیٰ" کا نام غالب۔ "خدا تعالیٰ" کا نام بالا
ہر ایک شے کا مقام کمتر۔ فقط اسی کا مقام بالا

وہ ذاتِ اول ہے۔ ذاتِ آخر وہ ذاتِ حق ہے وہ "حق تعالیٰ"
وہ اسمِ اکبر ہے۔ اسمِ اعظم۔ وہ اسمِ یکتا ہے۔ اسمِ اعلیٰ

اسی نے سورج کو روشنی دی۔ اسی سے ذرّوں میں نُور آیا
مَیں کیا کہوں اس کا نام لے لے کے مجھ کو کتنا سرور آیا

مری نگاہوں میں بسنے والے تیرا بسیرا ہے کس چمن میں
خموش ذرّوں کی بزم میں یا خنک ستاروں کی انجمن میں

تیری مشیت! کہ خارِ صحرا گلوں کے انداز پا رہا ہے
یہ تیری حکمت! کہ لٹ کے کوئی سکوں کی بنسی بجا رہا ہے

اگرچہ اپنی حقیقتوں سے نگاہ خود آشنا نہیں ہے
مگر یہ سچ ہے کہ کوئی "اللہ عزّ وجل" کے سوا نہیں ہے

عبدالسلام اختر ایم۔ اے

نسیمِ صبح دیتی ہے یہ پیغام
چمن کا نام نکلا رنگ و بو سے
مبرے علم و عمل پر خاک ڈالو
ملا مجھکو تشخص میری خو سے

ابو الاقبال

سادہ زندگی اور بیاہ شادی

○ شادی بیاہ اور خوشی کے مواقع پر اخراجات میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ ...... جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے وہ کچھ زیور کپڑا اور نقدی کی صورت میں دیدے ...... ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہوتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تحریک جدید کا مطالبہ اول جو سادہ زندگی سے تعلق رکھتا ہے مخلصین جماعت کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے تاکہ وہ اپنی دلی خواہش کے مطابق خدمت دین کے لئے زیادہ سے زیادہ اہلیت حاصل کر سکیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے ناظمین و زعماء کرام مجلس انصار اللہ

○ تمام ناظمین اضلاع و زعماء مجالس انصار اللہ سے التماس ہے کہ وہ اپنی ماہنامہ رپورٹ کارگزاری دفتر ہذا میں بروقت بھجوایا کریں۔ ہر ماہ کی دس تاریخ تک گزشتہ ماہ کی کارگزاری رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچنا ضروری ہے۔ براہ کرم اس کی پابندی کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عطاء اللہ کلیم- جرمنی

"مخلوط معاشرہ" اور اس کے اثرات

اس دور میں مغربی تہذیب نے ایسا رنگ اختیار کر لیا ہے کہ جن امور کو فحش قرار دیا جاتا ہے وہ اس سوسائٹی کے نزدیک تہذیب کا جزو بن گئے ہیں۔ مثلاً غیر عورتوں کے ساتھ بے تکلف اور آزادانہ ملنا۔ رقص و سرود کی محفلیں مختلف تقریبات اور پارٹیوں میں غیر مردوں اور عورتوں کا باہمی بے تکلف اختلاط اس جدید تہذیب کے اثرات ہیں۔ جس نے سماجی زندگی کو تلپٹ کر دیا ہے۔ پہلے بھی راگ رنگ کی محفلیں ہوا کرتی تھیں مگر اس میں مخصوص طبقہ ملوث تھا۔ جنہیں کبھی بھی عزت کی نگاہ سے نہ دیکھا جاتا تھا۔ مگر اب تو شرفاء کی نئی نسل نے "فن اور فنکار" کے ناطہ سے ایسے مشاغل کو "فن" کی خدمت اور اپنے لئے باعث فخر و شرافت قرار دیا اور یہ سمجھ لیا ہے کہ اس طرح ان کی قدر و منزلت بڑھے گی۔ اور پھر اس سے بڑھ کر یہ امر بھی تہذیب کا حصہ قرار دیا گیا کہ غیر مرد اور عورت کی بود و باش، تقریبات اور پارٹیوں میں بلا روک ٹوک ملنے اور تنہائی میں اکٹھے ہونے کو معیوب قرار نہ دیا جائے۔ چنانچہ تہذیب نو کے اس کردار کو انسانی حریت و فکر کا ایک جزو قرار دیا گیا۔ اور اس کے بالمقابل قانونی یا مذہبی پابندی نکاح وغیرہ کو ذہنی غلامی کی علامت سمجھا گیا۔ مغربی ممالک کے اکثر لوگوں کا یہی خیال ہے کہ نکاح ایک دقیانوسی خیال ہے اور مرد و عورت جس سے چاہیں نہ صرف اپنی پسند کا اظہار کریں۔ بلکہ "تعلقات" بھی قائم کر لیں۔ اس طرح یہ معاشرہ میاں بیوی کے طور پر ایک دوسرے کے لئے ازدواجی ذمہ داریاں اٹھانے کو تیار نہ رہا۔

اگرچہ دنیا کے اکثر حصے اس تمدنی خرابی کی لپیٹ میں ہیں لیکن مغربی دنیا سب پر بازی لے گئی ہے۔ مختصر لباس، فیشن اور لباس کا طریق ایسا ہے کہ عموماً مستور حصے ننگے ہوتے ہیں۔ پھر تالابوں۔ جھیلوں اور سمندروں کے کناروں پر نہانا Sun Bath وغیرہ ایک فیشن بن گیا ہے جس کے نتیجہ میں معاشرہ برائیوں کا شکار ہو چکا ہے اور ان برائیوں کے نتیجے کے طور پر دنیا بے امنی اور بے سکونی کا شکار ہو چکی ہے!

معاشرہ کی تعمیر نو کیسے ممکن ہے:

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ایک خطاب میں ان معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اخلاقی قدروں کے قیام کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

"آج کے اس دور میں دنیا کو امن کی تلاش ہے اور امن کی تلاش میں دنیا سرگرداں ہر اس امکانی گوشہ پر نگاہ رکھ رہی ہے۔ جہاں سے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں امن کے حصول کی کوئی توقع ہو سکتی ہے.......... لیکن وہ امن کے قریب ہونے کی بجائے دن بدن امن سے دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں۔ امن کی تلاش میں وہ گلیوں میں بھی نکلتے ہیں شہروں اور ملکوں میں بھی سرگردان پھرتے ہیں۔ لیکن وہ امن جو گھر میں نصیب ہو سکتا ہے وہ دن بدن ان گھروں کو چھوڑ کر رخصت ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ کر اڑ جائے۔ اسی طرح امن گھروں کو چھوڑ کر رخصت ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج کے معاشرے میں دنیا خواہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہو .... اس کی سب سے اہم ضرورت گھروں کی تعمیر نو ہے ....

مغرب جس نے مخلوط معاشرہ کو جنم دیا ہے وہاں گھر اس لئے ٹوٹتے ہیں کہ مادی لذتوں کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور انفرادیت نمو پا رہی ہے ...... دنیا کی لذتوں کی راہ میں یہ انفرادیت اس طرح رشتوں کی تعمیر میں حائل ہو جاتی ہے کہ اگر ایک شخص مغرب میں شادی کرتا ہے تو وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ بیوی کی ماں یا پھر بیوی یہ پسند نہیں کرتی کہ خاوند کی ماں ان کے گھر پر کسی قسم کا بھی بوجھ بنے۔ اس سے ان کی آزادی میں اور ان کی لذت یابی پر فرق پڑتا ہے....... کیونکہ ہر شخص کی اپنی ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں .... مغربی معاشرہ جتنا امیر ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ ان کی طلب بڑھ رہی ہے اور ھل من مزید کی آواز اٹھ رہی ہے۔ جو کچھ بھی لذت یابی کے سامان ان کو مہیا ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کی عادت پڑ جاتی ہے اور وہ بنیادی حق بن جاتا ہے اور پھر اس سے آگے مزید کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں کے ٹیلی ویژن، یہاں کے ریڈیو، یہاں کے دوسرے ذرائع ابلاغ اس شکل میں (مخلوط معاشرہ کے ذریعہ) ایک فرضی جنت کو ان کے سامنے رکھتے ہیں۔ جو دور سے جنت ہی دکھائی دیتی ہے اور ہر انسان اس کی طرف دوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن عملاً وہ جنت نہیں ہے۔ وہ سمندر کے پانی کی طرح ایک جنت ہے جو پیاس بجھانے کی بجائے اسے بھڑکاتی چلی جاتی ہے۔

حقیقی جنت تو گھر کی تعمیر ہے۔ حقیقی جنت رحمی رشتوں کو مضبوط کرنے میں ہے......... اگر کسی سوسائٹی میں گھروں میں محبت موجود ہو .... صرف میاں بیوی کے تعلقات .... ہی خوشگوار نہ ہوں بلکہ بہن بھائی کے تعلقات کو تقویت دی جائے۔ ماں بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے۔ باپ بیٹے کے تعلقات کو تقویت دی جائے اور رشتہ داروں کے دیگر تعلقات کو جو سب (کلام الہٰی) میں شامل ہیں تقویت دی جائے .... اس پہلو سے اگر گھروں کی تعمیر کی جائے تو گھر کے اندر ہی انسان کو ایسی لذت نصیب ہوتی ہے کہ بہت سے ایسے بچے جو ایسے خوش نصیب گھروں میں پلتے ہیں ان کو قطعاً ایسا کوئی شوق نہیں ہوتا کہ سکول یا ڈیوٹی سے واپس آکر دوبارہ جلدی سے باہر نکلیں یا کلبوں کا رخ اختیار کریں یا دوسری سوسائٹیوں جو گندی سوسائٹیاں آجکل انسان کو وقتی طور پر لذت دینے کے لئے بنائی جاتی ہیں ان میں جا کر اپنا وقت ضائع کریں۔ یہی وہ (مخلوط) معاشرہ ہے جو دراصل بعد میں شراب کی رغبت دلاتا اور جوئے کو تقویت دیتا ہے۔ ہر قسم کی برائیاں اس معاشرے میں پنپتی ہیں اور نتیجتاً گھر ٹوٹ جاتے ہیں...."

(خطاب جلسہ سالانہ انگلستان 1990ء)

گھریلو زندگی کا امن و سکینت رحمت ایزدی ہے۔ جس کے حصول کے لئے اہل و عیال کے ساتھ مل بیٹھنا اور خوشگوار ماحول پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ مفکر اور دانشور سکون اور اطمینان کی آماجگاہ گھریلو اہلی زندگی کو قرار دیتا ہے۔

مخلوط معاشرہ کے نتائج

مغربی تمدن نے مخلوط معاشرہ کو جنم دیا۔ جس کے نتیجہ میں ہر قسم کی لذت یابی کے حصول کے لئے عریانی اور فحاشی نے اپنے جال چاروں طرف پھیلائے اور سوسائٹی ان جرائم کا شکار ہوئی جس کا تصور بھی ایک شریف انسان کو لرزا دیتا ہے۔ صرف ایک جرمنی کے ملک کو ہی دیکھیں۔ ان جرائم کی چند مثالیں خود حکومت جرمنی کے اپنے بیان کے مطابق

جرمنی میں ہر سال ڈیڑھ لاکھ سے تین لاکھ بچے نفسیاتی۔ جسمانی یا جنسی زیادتیوں کا شکار ہوتے ہیں۔

اندازاً ہر چوتھی یا چھٹی بچی اور ہر ساتویں سے دسواں بچہ جنسی تشدد کا شکار ہوتا ہے۔

جنسی تشدد کا شکار ہونے والوں میں 89ء1 فیصد لڑکیاں اور باقی لڑکے ہوتے ہیں۔ ان کی عمریں عام طور پر سات اور تیرہ کے درمیان ہوتی ہیں۔

جبکہ ایسے بچوں کی تعداد جن پر تشدد کا آغاز چھ تا دس سال کی عمر میں ہوتا ہے 42 فیصد ہے۔

27 فیصد سے زائد تعداد ان بچوں کی ہے جن کی عمریں جنسی تشدد کا شکار ہونے کے وقت نوزائیدہ بچے سے پانچ سال ہوتی ہے۔

مجرمین جو جنسی جرائم کے مرتکب ہوتے ہیں ان میں 25 فیصد تعداد باپوں۔ سوتیلے باپوں یا ماؤں کے دوستوں کی ہوتی ہے۔ 11ء4 فیصد قریبی رشتہ دار چچا، تایا، ماموں، دادا، نانا اور بہنوئی ہوتے ہیں۔

صرف چھ فیصد مجرمین ایسے ہوتے ہیں جو کہ شکار ہونے والے بچوں کے لئے اجنبی ہوتے ہیں اور 23ء1 فیصد مجرمین پڑوسی، ڈاکٹر، پادری، سیاسی یا سرکاری کارندے ہوتے ہیں۔

The German Tribune کے مطابق جرمنی میں ہر تین شادیوں میں سے ایک طلاق پر ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ پراٹسٹنٹ منسٹرز (پادریوں) کی شادیاں دن بدن ناکامی میں بڑھ رہی ہیں۔ (AWAKE 22-3-93)

GERMAN CENTER AGAINST DANGER FROM ADDICTION BONN

کے مطابق پانچ ملین سے زائد لوگ نشہ کے عادی ہیں۔ اور ایک لاکھ بیس ہزار ہیروئن کے عادی ہیں۔ ایک لاکھ جوا کے عادی ہیں۔ ان تمام سے بڑھ کر شراب کے عادی ہیں جیسا کہ Suddeutsche Zeltung نے رپورٹ دی ہے اور مزید لکھا ہے کہ جرمن شراب نوشی میں ورلڈ چیمپئن ہیں۔ 1950 کے مقابلہ میں اب شراب نوشی تین گنا بڑھ گئی ہے۔ اور 2ء5 ملین افراد شراب نوشی میں حد سے زیادتی کے علاج کے طلب گار ہیں۔

(AWAKE -22-8-94)

Allgemeine Zeltung (آل کے مائینے سائی ٹنگ) اخبار کی رپورٹ کے مطابق 1991ء میں ایک لاکھ تیس ہزار شادیاں طلاق پر ختم ہوئیں۔ شادیوں کا ٹوٹنا اس حد تک عام ہو چکا ہے کہ کثرت سے طلاق کے ہمدردی کارڈ چھپ چکے ہیں جن پر مرقوم ہے۔

"طلاق ہونے کی مبارکباد" "آپ کی زندگی کے بہترین ایام کے پہلے دن پر خوش آمدید"

جرمنی کے دس فیصدی جوڑے جنہوں نے شادی کی اب طلاق کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور معاہدات کئے جا رہے ہیں کہ جوڑے میں سے طلاق کی صورت میں گھر کا فرنیچر کون قابو کرے گا اسی اخبار کے مطابق شادی میں انگوٹھیوں کے تبادلے کے چند سال بعد ہی اسی فیصدی عورتیں یہ شکایت کر رہی ہیں کہ ان کے خاوند ان میں بہت کم دلچسپی لے رہے ہیں .... پانچ ہزار جوڑوں کے حالات سے اس بات کی توثیق ہوتی ہے کہ وہ دن میں صرف 9 منٹ آپس میں بات کرتے ہیں جبکہ شادی کو چھ سال ہی ہوئے ہیں۔

(AWAKE 8-4-93)

پیرس کے روزنامہ Le Monde کے مطابق فرانس میں شادی کا رواج کم ہو رہا ہے۔ گزشتہ بیس سال میں یہ رجحان ہے کہ زیادہ سے زیادہ جوڑے بغیر شادی کے اکٹھے رہتے ہیں۔

The National institute of demographic studies in France

بہت سے جوڑے یہ سمجھتے ہیں کہ شادی سے پہلے اکٹھے رہنے سے شادی کی کامیابی کے زیادہ مواقع ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ روزنامہ Le Monde کے مطابق شادی سے پہلے اکٹھے رہنے والے جوڑوں میں اکثر علیحدگی ہو جاتی ہے۔ اور یہ تعداد ان شادی شدہ جوڑوں سے زیادہ ہے جو شادی سے پہلے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) حال لندن

یادِ ماضی - فکرِ فردا

یہ دنیا ایک سرائے کی مانند ہے۔ جہاں انسان آتا ہے اور چلا جاتا ہے سرائے کی بھی مختلف اقسام ہوتی ہیں۔ بعض ان میں سے درویشانہ ہوتی ہیں بعض امیرانہ۔ کسی کو کیسی سرائے نصیب ہوتی ہے یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ لیکن یہ بات ایک حقیقت ہے کہ انسان کو جیسی بھی سرائے نصیب ہو وہ اس کا مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ کتنی ہی اس کو وہاں سہولتیں میسر ہوں۔ کتنی ہی ابھی تھکان باقی ہو۔ کتنا ہی اس کا دل اور ٹھہرنے کو چاہے۔ مگر یہ تو اس کی منزل نہیں ہوتی۔ وہ وقت بھی آ جاتا ہے جب اس کے ٹھہرنے کا وقت ختم ہو کر کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے۔ اس دنیائے فانی میں بھی جب کسی کا وقت ختم ہو جاتا ہے جب کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے تو وہ اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر کوچ کر جاتا ہے۔ عام سفر کی صورت میں انسان کتنی تیاریاں کرتا ہے۔ خرید و فروخت۔ راستے میں کھانے پینے کا سامان۔ بوریا بستر۔ کپڑے۔ تحفے تحائف۔ باقاعدہ ایک Plan بنایا جاتا ہے۔ کوئی بسوں ویگنوں میں 'کوئی ریل کے مختلف کمپارٹمنٹس میں 'کوئی کار میں کوئی جہاز میں۔ لیکن اس دنیائے فانی سے کوچ کا سفر بھی عجیب ہے۔ نہ کوئی Plan نہ کوئی ریزرویشن نہ کھانے پینے کا سامان نہ بوریا بستر۔ اچانک ہی کوچ کی گھنٹی بج جاتی ہے۔ سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں۔ کتنے ہی کام ابھی کرنے والے ہوتے ہیں۔ کتنی ہی ذمہ داریاں سرپر ہوتی ہیں۔ یہ وہ سرائے ہے جہاں سے کوچ کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ہر قسم کی جائیداد۔ بینک بیلنس۔ عزیز و اقارب دوست' سجن پیارے سب چھوٹ جاتے ہیں۔ یہ بھی انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا انجام بخیر ہو۔ انسان کسی طرح بھی دکھ تکلیف برداشت نہیں کر سکتا۔ تاہم یہ بھی قسمت کی بات ہے کہ کس کا کوچ کس طرح ہوتا ہے کوئی پانی میں ڈوب کر جان دیتا ہے۔ کسی کا ہوائی جہاز منزل پہ پہنچ نہیں پاتا۔ کوئی گولی یا ایکسیڈنٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ کسی کا دل فیل ہو جاتا ہے یا دل کی تکلیف سے اپنے انجام کو پہنچتا ہے۔ کوئی کسی بیماری کا شکار ہو جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی انتہائی حالت کو پہنچ کر مہینوں چارپائی پر لیٹا اپنی آخری گھڑی کا منتظر رہتا ہے۔

میں خود بھی ابھی دس ماہ کا تھا کہ میری والدہ مجھے چھوڑ کر اپنے پروردگار کے پاس چلی گئیں۔ یہ کہنا بھی درست نہیں کہ مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔ دراصل اس دنیائے فانی میں مزید ان کے ٹھہرنے کا وقت اختتام کو پہنچ گیا اور اگلی دنیا میں کوچ کرنے کی گھنٹی بج گئی۔ میرا سوچ کر ان کا دل تڑپا ہو گا۔ پھر ان کی روح کتنی بے قرار ہوئی ہوگی مگر کسی کی طاقت نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو بدل سکے۔ اس کی تقدیر کے رخ کو موڑ سکے۔ ماں کا وجود ایسا ہوتا ہے کہ اسے اپنی تکلیف' اپنے دکھ کا فکر اس قدر نہیں ہوتا جس قدر اسے اپنے بچے کا خیال ہوتا ہے۔ خود تو اللہ کے پاس چلی گئیں مجھے بھی اللہ کے سپرد کر گئیں۔ جب مجھے ہوش آئی تو میری دادی اماں ہی مجھے گود میں لئے ہوئی تھیں۔ میری وہی ماں تھیں مجھے احساس نہ ہونے دیا کہ میری ماں دراصل کوئی اور تھیں۔ مجھے ابھی تک یاد ہے بہت بچپن کے زمانہ میں جب کبھی جاگ آتی۔ گرمیوں کی راتوں میں جب ہمارے گھر بجلی نہ ہوتی اور رات صحن میں گزارتے۔ مجھے پنکھا جھل رہی ہوتیں۔ اگرچہ پڑھی لکھی نہ تھیں مگر کلام پاک سے عشق تھا۔ روزانہ تلاوت فرماتیں صبح ہی صبح پروردگار عالم کے آگے جھکنے کے بعد۔ پھر چکی پیسنے بیٹھ جاتیں اور سیر دو سیر گندم پیس کر اٹھتیں۔ شروع شروع میں جب سکول جانے سے گھبراتا تو زبردستی کھینچ کر لے جاتیں۔ گھسیٹنا بھی پڑتا تو کسر اٹھا نہ رکھتیں۔ کہتیں سکول سے پڑھ کر آؤ گے تو پیار کروں گی اچھی اچھی چیزیں کھانے کو دوں گی۔ مجھے سکول چھوڑ کر کھانے پکانے کا سامان لینے جاتیں۔ چھٹی کے دن میں بھی ساتھ ہو لیتا۔ ہر روز کسی کے گھر نئی سے نئی دعا سیکھ کر آتیں اور تسبیح ضرور کرتیں۔ پانچ وقت کے علاوہ سحری سے قبل اور صبح دس بجے کے قریب باقاعدہ عبادت کرتیں۔ بہت نیک اور صالح عورت تھیں۔ تقریباً سو سال کے لگ بھگ عمر پائی۔ اس وقت میں پڑھائی کے بعد سروس میں آ چکا تھا۔ مجھے ہوش آ چکی تھی۔ میں نے بہت آنسو بہائے۔ میری دادی اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں جنہوں نے ماں بن کر مجھے پروان چڑھایا تھا۔ وہ مجھے آج بھی یاد آتی ہیں تو دل ٹھنڈا کرنے بیٹھ جاتا ہوں۔ تنہائی میں ہر کسی سے علیحدہ ہو کر۔ میں نے بھی زندگی کاٹ لی۔ جس طرح بھی کٹی۔ بھاگ دوڑ میں ہی زندگی کے دن کٹ گئے۔ غالب نے کہا تھا اور ٹھیک ہی کہا تھا۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

غالب نے یہ شعر اپنی زندگی ہی میں کہا تھا۔ اور میں بھی زندگی میں زندگی کے اس موڑ پر آ کر دہراتا رہتا ہوں۔ سوچتا ہوں کہ کوچ کا وقت قریب ہے۔ جہان فانی سے رخصت کی گھنٹی بجنے والی ہے۔ کب' کہاں اور کس وقت اس کا علم نہیں۔ زاد راہ تو کچھ بھی نہ ہو گا۔ تاہم یہ خیال آتا ہے کہ زندہ رہنے کے لئے 'گزر اوقات کے لئے تو جہاں تک ممکن ہو سکا ہاتھ پاؤں مارے تاہم اگلے جہان کے لئے کیا کمایا؟ جب اس کمائی کو سمیٹنے کی کوشش کرتا ہوں تو ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ پروردگار عالم سے معافی کا' بخشش کا طلب گار رہتا ہوں۔ کتنے اچھے ہیں وہ لوگ جو شروع ہی سے دنیا کا نہیں آخرت کا سوچتے ہیں۔ جو مال مجھے اکٹھا کرنا چاہئے تھا اس سے ہاتھ خالی ہیں اور جن چیزوں کے لئے زندگی بھر تگ و دو کی' وہ اب بے کار نظر آتی ہیں۔ ان کی طرف دیکھنے کو دل نہیں کرتا۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ شروع ہی سے اگلے جہاں کا سوچنا چاہئے۔ اس جہان کے لئے تگ و دو ضرور کریں مگر اگلے جہاں کے لئے بھی قبل اس کے کہ کوچ کا وقت آن پہنچے۔ مذہب تو دنیا میں بے شمار ہیں تاہم سبھی مذہب پروردگار عالم تک پہنچنے کا پتہ بتاتے ہیں۔ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے مختلف طریقے بتاتے ہیں۔ ہر شخص اکثر و بیشتر اپنے ہی مذہب کو اچھا سمجھتا ہے۔ کہاں تک یہ بات درست ہے یہ مسئلہ علیحدہ ہے۔ تاہم مذہب بدلے بغیر بھی پروردگار عالم کو خوش کرنا بڑے پتے کی بات ہے۔ تمام مذاہب اس پر متفق ہیں کہ انسان میں انسانیت ہونی چاہئے۔ پاکستان کو ہی لیجئے۔ جگہ بہ جگہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا خون کر رہا ہے۔ ڈاکے پڑ رہے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں محفوظ نہیں۔ کہیں دنگا فساد' کہیں دشنام درازی۔ مل جل کر رہنے کے کوئی حالات نظر نہیں آتے۔ مسجدوں میں گولیاں محلوں اور بازاروں میں گولیاں۔ یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے عوام کا چین برباد کر رکھا ہے۔ جن کے عزیز و اقارب دہشت گردی کا نشانہ بن جاتے ہیں ان کے دلوں پر تیر چلتے ہیں۔ کہیں مذہب کی وجہ سے بھی لوگ ظلم کا نشانہ بنتے ہیں۔ کس قدر بے قدری اور بے دردی کا زمانہ آگیا ہے اس موقعہ پر ایک شعر یاد آگیا ہے۔ درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔ اگر انسان نے انسان کا دل دکھانا ہے تو پروردگار عالم کو خوش کیسے کریں گے۔ اگر انسانوں میں انسانیت نہیں ہے تو کوئی مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ مذہب سب سے پہلے تو انسانیت سکھاتا ہے۔ میں کہتا ہوں آئیے سب مل جل کر رہیں ظلم چھوڑ دیں۔ لوگوں کے دل دکھانے چھوڑ دیں۔ تا اللہ تعالیٰ خوش ہو اور ہمارے گناہوں کو' ہماری کوتاہیوں کو' معاف کر دے' اور یہ انسانیت سوز مظالم کی گھٹا چھٹ جائے۔ ہر طرف امن اور آشتی ہو۔ مل جل کر پیار محبت سے رہیں۔ تا ہر طرف خوشحالی ہو اور یہ پاکستان' اپنا ملک پھولے پھلے ترقی کی راہ پر گامزن ہو لڑائی جھگڑے۔ قتل و غارت' مخالفتیں چھوڑ کر ہر شخص اس سوچ میں ڈوب جائے کہ اس ملک کو ترقی کی راہ پہ کیسے گامزن کرنا ہے۔ میں کہتا ہوں جلدی کریں۔ دیر نہ کریں۔ یہ سمجھ لیں کہ موت سر پہ کھڑی ہے۔ کوچ کی گھنٹی بجنے والی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

اتنی آسانیوں کے پیدا ہونے کے وجہ سے کئی ایک فنون پیدا ہو گئے ہیں۔ جن میں سے صحافت کا مقام خاص ہے۔ مختلف خبریں دراصل صحافت کا خام مال ہوتا ہے جس سے ایک صحافی اپنے ملک یا تمام دنیا کے مفاد کیلئے مفید سامان تیار کر سکتا ہے

ایک صحافی نزدیک و دور کی خبروں کو لیتا ہے۔ ان میں سے ایسی باتیں منتخب کرتا ہے جن میں اس کے ملک کو دلچسپی ہوتی ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ صحافی کا پیشہ کسی ملک کی تعمیر کے لئے کتنا اہم ہے۔ ایک ذہین صحافی خبروں کے پریشان ڈھیر میں سے ایسی باتیں چنتا ہے جو اس کے خیال میں ملک کی اہم ترین ضرورتوں پر چسپاں کی جاسکتی ہیں۔ جن سے وہ اندازے لگا سکتا ہے۔ کہ خاص کر اس کے اپنے ملک کی موجودہ حالات میں کونسی ضروریات ہیں۔ جن کو پورا کرنا اس کو ترقی کی دوڑ میں دوسروں کا ہمقدم رکھ سکتا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صحافت کا پیشہ جس قدر اہم ہے اسی قدر مشکل بھی ہے چونکہ آج کل عوام کا تمام علم اخبارات پر منحصر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کسی ملک کی صحافت معیاری نہیں تو یقیناً ایسے ملک کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ عوام اسی طرح سوچنے لگتے ہیں۔ جس طرف ملکی صحافت ان کی راہ نمائی کرتی ہے۔ اگر کسی ملک کی صحافت کا معیار بلند ہے تو ملک کی ذہنیت بھی بلند ہو گی۔ اعلیٰ تعلیم تو ملک کے تمام عوام حاصل نہیں کر سکتے۔ مگر اخبارات تھوڑا لکھا پڑھا بھی پڑھ لیتا ہے۔ اور اگر نہ بھی پڑھا ہوا ہو تو دوسروں سے سن لیتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ فی زمانہ اہل صحافت کی ذمہ داریاں بڑی اہم ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لیے) فرماتے ہیں۔

نفس تین قسم کے ہوتے ہیں ایک نفس امارہ۔ ایک لوامہ۔ اور تیسرا مطمئنہ۔ پہلی حالت میں تو صمٌ بکمٌ ہوتا ہے۔ کچھ معلوم اور محسوس نہیں ہوتا کہ کدھر جا رہا ہے۔ امارہ جدھر چاہتا ہے لے جاتا ہے۔ اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے تو معرفت کی ابتدائی حالت میں لوامہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گناہ اور نیکی میں فرق کرنے لگتا ہے۔ گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ مگر پوری قدرت اور طاقت عمل کی نہیں پاتا۔ نیکی اور شیطان سے ایک قسم کا جنگ ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ کبھی یہ غالب ہوتا ہے اور کبھی یہ مغلوب ہوتا ہے لیکن رفتہ رفتہ وہ حالت آجاتی ہے کہ یہ مطمئنہ کے رنگ میں آجاتا ہے اور پھر گناہوں سے نری نفرت ہی نہیں ہوتی بلکہ گناہ کی لڑائی میں یہ فتح پالیتا ہے اور ان سے بچتا ہے۔ اور نیکیاں اس سے بلا تکلف صادر ہونے لگتی ہیں۔ پس اس اطمینان کی حالت پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے لوامہ کی حالت پیدا ہو۔ اور گناہ کی شناخت ہو۔ گناہ کی شناخت حقیقت میں بہت بڑی بات ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

آج سے کچھ عرصہ پہلے دعوتی کارڈ کہاں ہوتے تھے۔ بڑے بڑے لوگ تو شائد کارڈ چھپواتے ہی ہوں گے۔ لیکن ہم جیسے لوگوں نے نہ کبھی کارڈ دیکھے تھے۔ نہ چھپوائے تھے۔ کوئی تقریب ہوئی تو زبانی پیغام بھیج دیا۔ بعض اوقات بچوں کے ہاتھ پیغام بھیج دیا کہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت تشریف لائیے۔ ایسے پیغامات بعض لوگوں کو بھول بھی جاتے تھے اور جب وہ تقریب پر حاضر نہیں ہوتے تھے اور ان سے پوچھا جاتا تھا تو وہ بڑی سادگی سے کہہ دیتے تھے کہ یاد ہی نہیں رہا۔ تو گویا کہ زبانی پیغام کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا تھا کہ بعض لوگوں کو تاریخ بھول جاتی تھی۔ اور ایک اور نقصان یہ ہوتا تھا کہ پیغام تو ایک کو دیا آ گئے اس کے دس حالی موالی۔ بعض اوقات صرف میاں بیوی کو بلایا تو ان کے ساتھ پانچ بچے بھی آ گئے۔ یا کسی گاؤں کے دس افراد کو بلایا تو ان کے ملنے جلنے والے دس اور افراد بھی آ گئے جیسا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ولیموں پر ہوا اور حضرت امام جماعت جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کو اس سلسلے میں الفضل میں مضمون لکھنا پڑا۔ اسی مضمون میں آپ نے ایسی دعوتوں کے متعلق بعض ہدایات دیں۔

لیکن اس کے بعد کارڈ چھپنے شروع ہو گئے لوگوں کو کارڈ مل جاتا تھا اور وہ کارڈ کو سنبھال کر رکھتے تھے۔ دیکھتے رہتے تھے کہ کس تاریخ کو کس کے گھر جانا ہے اس دن وہ پہنچ جاتے تھے۔ لیکن کارڈ ملنے کے باوجود بعض اوقات ایسا ہوتا کہ اس وقت تو تاریخ پڑھ لی بعد میں کارڈ کسی ایسی جگہ رکھ دیا جہاں سے مل ہی نہیں رہا اور تاریخ بھول گئی۔ یا تو تقریب سے ایک دن پہلے وہاں پہنچ گئے اور لوگ حیران ہوئے کہ تقریب تو کل ہے یہ صاحب آج ہی آ گئے ہیں یا ایک دن بعد وہاں پہنچ گئے پھر بھی لوگ حیران ہوئے کہ اتنا بھی یاد نہ رکھا آپ نے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کو تو کارڈ بھیجا تھا لیکن چونکہ کارڈ ملنے کے بعد کسی ایسی جگہ رکھ دیا گیا جہاں سے وہ مل نہیں سکا اور تاریخ بھول گئی تو اس کے نتیجہ میں وہ غلط دن تقریب کے لئے چلے گئے۔ یا ایسا بھی ہوا کہ جگہ ہی یاد نہیں رہی۔ اس میں ایک دوست نے بتایا کہ باہر گھوم پھر رہے تھے تو یاد آیا آج تو کسی تقریب پر جانا تھا۔ لیکن یہ بھول گیا کہ وہ تقریب ہے کہاں۔ راستے میں ایک جگہ سائبان اور قناتیں لگی دیکھیں۔ وہیں چلے گئے۔ اور جا کر یہ بھی معلوم نہیں کیا کہ یہ تقریب کس شخص نے منعقد کی ہے۔ اور سب کے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور واپس گھر آ گئے۔ گھر آنے پر پتہ چلا کہ وہ تو کسی غلط جگہ پر چلے گئے تھے۔ جب کارڈ دیکھا تو کسی اور ہی دوست نے بلایا ہوا تھا۔ اور یہ جنوب میں گئے تھے ان کا مکان شمال میں تھا۔ تو اپنے آپ کو بڑی حیرت ہوئی اور کسی حد تک پشیمانی بھی۔ اگرچہ پشیمانی کم کیونکہ یہ دوست پشیمان ہونے والے ہی نہیں تھے۔ ایک ایک دن میں بعض اوقات کئی کئی تقریبات ہوتی ہیں ایک میں نہ گئے دوسری میں چلے گئے۔ لیکن بہرحال یہ بات اچھی تو نہیں لگتی نا۔ ایسے بھی ہوتا ہے کہ کارڈ آیا اور آیا بڑے اچھے عزیز دوست کی طرف سے تھوڑا سا پڑھا اور سمجھ گئے کہ یہ تقریب فلاں دن ان کے گھر پر ہوگی۔ جس دن تقریب منعقد ہونی تھی۔ گھر پر چلے گئے اور دیکھا کہ گھر پر تالا لگا ہوا ہے۔ ادھر ادھر سے پوچھا تو کہنے لگے کہ یہ سب لوگ تو اس تقریب پر گئے ہیں جو آج یہ منعقد کرنے والے ہیں لیکن وہ ہے کہاں وہ کسی ہال میں تھی گویا کہ چونکہ پوری طرح کارڈ پڑھا نہیں گیا تھا اور اس پر توجہ نہیں دی تھی۔ اور دوستی کے رنگ میں یہ سمجھ لیا گیا کہ آخر ان کے گھر ہی جانا ہے نا تو چلے گئے غلط جگہ پر۔ اگر کارڈ پڑھ لیتے تو یقیناً سیدھے وہیں جاتے جہاں تقریب منعقد ہو رہی تھی۔

ایسا ہوتا تو بہت کم ہے لیکن ایک دفعہ ضرور ہوا ہے۔ وہ یہ کہ مدعو کرنے والے صاحب نے اصرار سے کہا کہ کل آپ ضرور تشریف لائیں۔ دیکھئے آپ کے نہ آنے سے ہمارے ہاں بے رونقی ہوگی۔ آپ ضرور آئیں۔ بہت اچھا۔ آئیں گے۔ اگلے دن جب وہاں وہ صاحب جنہیں مدعو کیا گیا تھا۔ پہنچے تو دیکھا کہ بڑی بے رونقی ہے۔ وہاں تو کوئی انتظام ہی نہیں ہے۔ داخل تو ہو گئے گھر میں لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ نہ دائیں نہ بائیں نہ آگے نہ پیچھے۔ گھر والوں سے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ کہنے لگے تقریب تو آج ہی تھی لیکن کھانا پکانے والے کل میسر نہیں آ سکے اس لئے آج وہ تقریب منعقد نہیں کی جا رہی اب کل آئیے تو ان صاحب نے سوچا کہ ایک ہی دفعہ جانا کافی ہوتا ہے۔ پس اتنی دھوپ میں اب چلے آئے ہیں تو یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ کل نہیں آئیں گے۔ ان سے تو نہیں کہا۔ ان سے تو یہی کہا کہ اچھا دیکھیں گے لیکن جانا مناسب نہیں سمجھا۔ پتہ نہیں آج بھی انہیں پکانے والے ملے ہوں یا نہ ملے ہوں اور ہم خواہ مخواہ جا کر انہیں پریشان کریں۔

ان سب باتوں سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ جب زبانی پیغام دیا جاتا تھا تو بعض غلطیاں پیدا ہو جاتی تھیں۔ لیکن جب دعوتی کارڈ دئے جاتے ہیں تو ان کی وجہ سے بھی بعض غلطیاں پیدا ہو جاتی ہیں کارڈ کو پڑھا نہیں جاتا۔ کارڈ کی تاریخ یاد نہیں رکھی جاتی۔ کارڈ کسی ایسی جگہ پر رکھ دیا جاتا ہے کہ پھر ملتا ہی نہیں۔ تو گویا کہ بات تو ایک ہی رہی۔ زبانی پیغام ہو یا دعوتی کارڈ کا۔ لیکن خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ دعوتی کارڈ بہرحال زبانی پیغام سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر لکھا ہوا تو ہوگا کہ کون کون آئے۔ زبانی میں تو انسان سمجھتا ہی نہیں۔ زبانی پیغام دے دیا اور انہوں نے سمجھا کر ساری فیملی کو مدعو کیا ہے۔ کارڈ کی بات بالکل مختلف ہے۔ اس پر میاں کا نام ہو گا یا میاں بیوی کا یا میاں بیوی اور بچوں کا اور اس طرح صحیح صحیح طور پر پتہ لگے گا۔ کہ کس کس نے جانا ہے۔ کارڈ کا ہونا فائدہ۔

المصلح کا ایک اداریہ

1953ء میں جب روزنامہ الفضل بند ہوا تو روزنامہ المصلح کراچی نے اس کی جگہ لے لی۔ اس پرچہ کے ایڈیٹر مکرم عبدالقادر صاحب بی۔ اے۔ تھے۔

ذیل میں المصلح کے 6۔ مئی 1953ء کے شمارہ کا اداریہ جس کا عنوان "صحافت" تھا پیش خدمت ہے۔ (ادارہ)

صحافت

کراچی کے نئے انگریزی روزنامے "ٹائمز آف کراچی" کو ایک پیغام میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی لکھتے ہیں:۔

میں آزادی رائے کا جو جمہوریت کی بنیاد ہے حامی ہوں۔ دوسرے جمہوری ملکوں کی طرح پاکستان میں بھی اسی اصول پر عمل ہونا چاہئے۔ ایک اچھی روایت پیدا ہونی چاہئے۔ ہم اس وقت ایک ایسے دور سے گزر رہے ہیں۔ جبکہ ہماری قومی زندگی کی بنیاد پڑ رہی ہے۔ اخبارات میں اور سیاسی پلیٹ فارم پر آزاد مباحثوں کے ذریعہ ہماری قومی زندگی مکمل ہوگی۔ آزادی رائے کا یہ مقصد اخبارات پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ میرے نزدیک اخبارات کو آزادی رائے دینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نہایت ذمہ داری کے ساتھ اپنی خبریں اور خیالات اپنے قارئین تک پہنچائیں۔ اگر اخبارات اس اصول پر چلیں۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ ہم اپنی قومی زندگی کے ہر شعبے میں صحت مند روایات کی بنیاد ڈال سکیں گے۔"

زمانہ حال میں صحافت کو جو مقام قومی زندگی میں حاصل ہے اس کی نظیر گزشتہ زمانوں میں نہیں مل سکتی۔ اس لحاظ سے صحافت کو بھی ہم نئی دنیا کی عظیم الشان ایجادات میں سے شمار کر سکتے ہیں۔ گزشتہ زمانوں میں کسی واقعہ کی خبر چند کوس سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔ شائد ہی کوئی بڑے سے بڑا انقلاب ہوتا ہوگا۔ جس کا حال ایک ملک کے رہنے والوں کی اکثریت کو معلوم ہو سکتا ہوگا۔ اور وہ بھی اس وقت جب وہ رفت گزشت ہو چکتا ہوگا۔ ایک ملک کی خبر دوسرے ملک میں پہنچانا تو شاذونادر کا سا حکم رکھتی تھی۔ پھر ایسی خبر بھی کسی معتبر منبع سے نہیں حاصل ہو سکتی تھی۔ خبر چلتے چلتے اتنا مسخ ہو جاتی تھی کہ وہ افواہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی۔

سیاسی تغیرات کا حال تو صرف بادشاہوں کو ہی شائد اپنے خاص ذرائع سے حاصل ہوتا تھا۔ اور وہ بھی صرف اس حد تک جس حد تک کسی خاص بادشاہ کے اپنے ملک سے ان کا تعلق ہوتا تھا یا ہمسایہ بادشاہوں کے خاص حالات ان تک پہنچ جاتے ہوں گے۔ جن سے یا تو انہیں خود خطرہ ہوتا تھا۔ یا وہ خود ان کے لئے خطرہ بننے کا ارادہ رکھتے تھے۔ عوام تو کیا خواص کو بھی غیر ممالک تو رہے الگ اپنے ملک کے صحیح حالات بھی معلوم نہیں ہوتے تھے۔

آج حالات بالکل منقلب ہو چکے ہیں۔ بڑے شہروں کے رہنے والے ہی نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے قصبوں کے رہنے والے بھی چند گھنٹوں کے اندر اندر بعید سے بعید ملکوں میں واقع ہونے والے معاملات کا علم حاصل کر لیتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جب کوئی اہم واقعہ ظہور پذیر ہو رہا ہو۔ آپ اپنے گھر میں بیٹھ کر اس کا تمام حال معلوم کر سکتے ہیں پچھلے دنوں جب پاکستان کی کرکٹ ٹیم بھارت میں میچ کھیل رہی تھی۔ تو ریڈیو پر اس وقت پاکستان کا بچہ بچہ میچ کے چشم دید حالات سن رہا تھا۔

یہ تو خبر رسانی کی آسانیوں کے متعلق ہے جو نئی زمانہ انسان کو حاصل ہیں۔ خبر رساں ایجنسیاں ہر ملک کے واقعات چند گھنٹوں میں دنیا کے تمام اطراف میں پھیلا دیتی ہیں۔ اخبار کے حصول میں

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30423 میں امتہ العزیز زوجہ خلیل احمد سولنگی قوم سولنگی پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 38 تولہ مالیتی-/178600 روپے۔ اور حق مہر-/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ العزیز 333 بورڈنگ سٹریٹ آبادی حاکم رائے گوجرانوالہ شہر گواہ شد نمبر1 خلیل احمد سولنگی مسل نمبر 30422 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 فضل احمد مجوکہ مربی سلسلہ وصیت نمبر28553۔

مسل نمبر30424 میں شمیم اختر زوجہ سیٹھ عزیز احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنجر چانگ ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-10-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- 6- ایکڑ زمین زرعی واقع کوٹ احمدیہ ضلع بدین مالیتی-/75000 روپے۔ اور زیورات طلائی پونے تین تولہ مالیتی-/8850 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمیم اختر ساکن سنجر چانگ P.O خاص ضلع حیدر آباد گواہ شد نمبر1 سیٹھ عزیز احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد وصیت نمبر27461۔

مسل نمبر30425 میں امتہ اللطیف بنت مولوی عمر الدین قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادی وال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-15 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم-/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ اللطیف ساکن شادی وال طرف اچھر کے تحصیل و ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 عبدالرحمن دکاندار شادی وال ضلع گجرات گواہ شد نمبر2 نور محمد زعیم انصار اللہ شادی وال ضلع گجرات۔

مسل نمبر30426 میں اقبال بیگم بیوہ غلام احمد بسراء قوم بسراء پیشہ خانہ داری عمر70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- حق مہر-/100 روپے۔ 2- ترکہ خاوند سے زرعی اراضی ساڑھے سات کنال واقع چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی-/75000 روپے۔ 3- ترکہ خاوند مکان سے شرعی حصہ 1/16 واقع چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی-/6250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/2000 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت

مسل نمبر30427 میں ساجدہ علیم زوجہ ڈاکٹر علیم الدین قوم جٹ ساہی پیشہ خانہ داری عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 22/2 دار الصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 600 گرام خالص سونا وزن 520 گرام قیمت فی گرام 450 روپے۔ مالیتی-/234000 روپے+ ڈائمنڈ مالیتی-/5000 روپے۔ کل ٹوٹل زیورات مالیتی-/239000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/50000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/289000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ علیم 22/2 دار الصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر علیم الدین وصیت نمبر 27279 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 رشید الدین وصیت نمبر14757 خسر موصیہ۔

مسل نمبر30428 میں عزیزاں بی بی زوجہ فضل قادر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ سلطان نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زیور طلائی 5 تولہ مالیتی-/25000 روپے۔ اور حق مہر-/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عزیزاں بی بی حلقہ سلطان نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 رفیق احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 فضل قادر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر30429 میں مختاراں بی بی زوجہ چوہدری رشید احمد قوم جٹ اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 13/2 دار الیمن غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-11-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 9 تولہ مالیتی-/38000 روپے۔ اور حق مہر-/2000 روپے۔ کل چالیس مالیتی-/40000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مختاراں بی بی مکان نمبر 13/2 دار الیمن غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشیر احمد وصیت نمبر12505 گواہ شد نمبر2 چوہدری نذیر احمد جٹ وصیت نمبر10981۔

مسل نمبر30430 میں طارق منیر الدین ولد احمد دین خادم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت شرقی الف ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-4-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر کار مالیتی-/DM 6000 اس وقت مجھے مبلغ-/DM 1800 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق منیر الدین دار الرحمت شرقی الف ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 منور احمد قمر وصیت نمبر27370 گواہ شد نمبر2 منیر احمد مجوکہ جرمنی۔

مسل نمبر30431 میں رضیہ بیگم زوجہ محمد اشرف بھلی قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 1/5 دار الیمن وسطی ربوہ حال جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-6-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 10 تولہ مالیتی-/48000 روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم-/8000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM150 ماہوار بصورت جیب خرچ از خاوند محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ بیگم 1/5 دار الیمن وسطی ربوہ حال جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد اشرف وصیت نمبر25998 جرمنی گواہ شد نمبر2 ناصر رشید فاروقی وصیت نمبر27092

تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ اقبال بیگم چک نمبر99 شمالی P.O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 طارق محمود بسراء پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 نوید احمد بسراء پسر موصیہ۔

مسل نمبر30432 میں اکرام اللہ ولد چوہدری شرف دین قوم چیمہ پیشہ کاروبار عمر35 سال 4 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/DM1400 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اکرام اللہ چیمہ جرمنی گواہ شد نمبر1 محمد شفیق ولد محمد شفیع صاحب جرمنی گواہ شد نمبر2 گلزار احمد ولد محمد الدین جرمنی۔

بقیہ صفحہ 3

اکٹھے نہیں رہے۔

(AWAKE 8-5-91)

ہمارا امتیاز و تشخص- اس کی حفاظت کیسے ممکن ہے:-

ہمیں جو اصلاحی اصول و ضوابط بتائے گئے ہیں ان میں ایک یہ فرمایا کہ کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو دوسروں کے حالات اور نتائج سے نصیحت حاصل کرتا ہے۔

اس ارشاد کی تعمیل میں مغربی معاشرہ کے مخلوط طرز معاشرت سے جو حقائق اور خطرناک نتائج ہمارے علم میں آئے ہیں ان کے پیش نظر کیا طرز عمل ہونا چاہئے۔ مغربی اقوام کی سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی سے 'حکمت اور علم کی بات صاحب ایمان کی ایک گمشدہ متاع ہوتی ہے وہ جہاں سے بھی ملے اسے فوراً لے لیتا ہے' سے فائدہ اٹھانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کی لادینیت۔ مغربیت اور مخلوط معاشرت کو بھی اندھادھند اپنا لیا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی (دین حق) کی باقی نہیں رہی۔ نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں۔ اور نہ سیاسی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہو۔ جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہو گا........ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں........

(دین حق) اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا (دینی) ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیاوی لذات اور عیش پرستی پر ہے اور (دین حق) کی بنیاد کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی۔ روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے۔ اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔

مگر یہ یاد رکھو کہ انگریز اور مغربیت میں فرق ہے۔ انگریز (یا مغربی ممالک کے دوسرے باشندے۔ ناقل) انسان ہیں اور ویسے ہی انسان ہیں جیسے ہم اور اس لحاظ سے انگریز (یا مغربی ممالک کے دوسرے باشندے۔ ناقل) ہدایت پا سکتے ہیں لیکن مغربیت ہدایت نہیں پا سکتی۔ وہ شیطان کا ہتھیار ہے اور جب تک اسے توڑا نہیں جائے گا دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں ہو سکتا......

جو احمدی میٹھے پانی کا طلبگار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا۔ اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں......

مجھے یاد ہے ایک دفعہ بعض غیر احمدیوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے سوال کیا کہ شادی اور دوسرے معاملات میں آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو کیوں اجازت نہیں دیتے کہ وہ ہمارے ساتھ تعلقات قائم کریں۔

آپ نے فرمایا۔ اگر ایک مٹکا دودھ کا بھرا ہوا ہو اور اس میں کھٹی لسی کے تین چار قطرے بھی ڈال دیئے جائیں تو سارا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ مگر لوگ اس حکمت کو نہیں سمجھتے کہ قوم کی قوت عملیہ کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسے دوسروں سے الگ رکھا جائے اور ان کے بد اثرات سے اسے بچایا جائے.......

بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت اور (دین حق) کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کر دیں جس کے بعد مغربیت کے لئے اندر داخل ہونے کا راستہ کھلا نہ رہے اور (دین حق کی) فوج ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہو جائے جس پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہ ہو سکے"

اللہ تعالیٰ ہم کو احکام الٰہی پر عمل کرنے اور نواہی سے بچنے کی توفیق دے اور مغرب کی اندھی تقلید سے بچائے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔ جنوری 1996ء)

بقیہ صفحہ 1

اس نے کہا کہ میرا قرب حاصل کرو اور جو چاہے کرے اور پھر یہ فضل کیا اور موقع دیا کہ ہر ایک اس سے فائدہ اٹھا سکے۔ ورنہ وہ ہر مہینہ میں دعائیں قبول کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔(-) اس لئے کسی ساعت کی شرط نہیں لگائی۔ اگر کوئی شرط لگائی ہے تو صرف یہ کہ میرا بندہ ہو' یعنی خدا کی عبودیت کا اقرار کرے۔ ہمارا یہ اقرار اس کی رحمت اور رافت کو جوش میں لائے گا۔ اور جو کھٹکھٹائے گا۔ اس کے لئے کھولا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا بندہ میری طرف ایک قدم اٹھاتا تو میں دو قدم اٹھاتا ہوں۔ اگر میرا بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں سو خدا کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ اس میں رمضان کی اور رات دن کے کسی حصہ کی خصوصیت نہیں۔ کیا بندہ ہر وقت محتاج نہیں۔ کیا بندہ کی محتاجی کسی خاص وقت پر منحصر ہے۔ کیا شعبان اور شوال میں بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا ہفتہ اور جمعہ کے روز بندہ محتاج نہیں۔ پھر کیا جمعہ کی صبح اور عصر تک محتاج نہیں۔ وہ تو اسی طرح محتاج ہے جس طرح ان دنوں میں محتاج ہے۔ پھر کیوں اس نے خاص اوقات میں خاص افضال و انعام کو محدود کر دیا۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ بھی بطور رحمت کے ہے اس لئے کہ انسان کو کو ہوشیار کرے۔ پھر اللہ ان گھڑیوں میں زائد انعام دیتا ہے تاکہ انعام کے خواہاں لوگوں کو انعام کے لینے کے لئے اکسائے۔ پس جب بندہ گداز ہو جاتا ہے۔ اس کا دن اس کے لئے قبولیت کی گھڑیوں والی رات ہو جاتا ہے اور پھر اس کی ہر ایک رات لیلۃ القدر ہو جاتی ہے اس کا ہر ایک دن جمعہ کا دن ہوتا ہے اور ساعت خطبہ کی وہ درمیانہ ساعت ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ زیادہ دعائیں قبول کرتا ہے۔

(از خطبہ 20-جون 1919ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ نبیل احمد ابن مکرم شاہد حمید احمد صاحب دوالمیال بیمار رہتا ہے۔ اسی طرح محترمہ روبینہ یاسمین صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ وہ آج کل راولپنڈی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

نکاح

○ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرحمان صاحب زعیم انصار اللہ کنری۔ سندھ کا نکاح ہمراہ عزیزہ ساجدہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کورنگی کراچی مکرم عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ کراچی نے مورخہ 96-1-19 جمعہ سے قبل احمدیہ حال کراچی میں پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

ولادت

○ مکرم چوہدری فاروق ضیاء صاحب حال لالے موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-2-3 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حمزہ فاروق رکھا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب کا پہلا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے۔

کھیل اور کھلاڑی

ویسٹ انڈیز کی ناکامی

چھٹے ورلڈ کپ کے پہلے دلچسپ میچ میں جو بڑی توجہ سے دیکھا گیا۔ بھارت نے ویسٹ انڈیز کو ہرا دیا۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم جس میں دنیا کا سب سے زیادہ مشہور اور باصلاحیت نوجوان بیٹسمین برائن لارا شامل ہے۔ بھارتی باؤلروں کے سامنے ناکام ثابت ہوئی۔ بھارت نے ویسٹ انڈیز کو صرف 173 رنز پر جب آؤٹ کیا تو اسی وقت بھارت کی کامیابی نظر آنے لگ گئی تھی۔ تاہم ماہرین کا خیال تھا کہ ابھی کرٹلی امبروز اور بشپ میں جان باقی ہے۔ لیکن ٹنڈولکر نے بھرپور کھیل دکھا کر وقتی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ لارا سے بڑے کھلاڑی ہیں۔ اگرچہ برائن لارا کی یہ عظمت ہے کہ انہوں نے بھی اس بات کا اعلان کیا کہ سچن ٹنڈولکر دنیا کا بہترین بیٹسمین ہے حالانکہ ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ برائن لارا آج کی کرکٹ کی دنیا کا سب سے زیادہ باصلاحیت بلے باز ہے۔ ٹنڈولکر کا مقام و مرتبہ لارا کے بعد تو ہو سکتا ہے مگر پہلے نہیں ہو سکتا۔

تاہم ویسٹ انڈیز کی شکست پر ان کے سابق کپتان رچرڈز نے حوصلہ دلایا ہے کہ ابھی سب کچھ ختم نہیں ہوا ابھی تو بہت میچز باقی ہیں۔

ایک اور دلچسپ میچ آج کے ورلڈ کپ کی سب سے زیادہ فیورٹ ٹیم آسٹریلیا کا نوآموز ٹیم کینیا سے تھا۔ اول تو آسٹریلوی ٹیم اپنے قدو قامت کے لحاظ سے کوئی بڑا سکور نہ کر سکی۔ اور دوسرے یہ کہ جب کینیا نے کھیلنا شروع کیا تو ان کے کپتان اوڈمبے اور افتتاحی کھلاڑی اوگائینو نے جو سلوک آسٹریلوی باؤلروں سے کیا وہ شائقین کو مدتوں یاد رہے گا۔ اگر کینیا کا ایک کھلاڑی آسٹریلوی سٹار بیٹسمین مارک واکا کیچ نہ چھوڑتا تو نہ وہ 130 رنز بنا پاتے اور نہ آسٹریلیا 300 کے ہندسے کو عبور کر سکتا۔ اور پھر میچ کا نقشہ ہی اور ہوتا۔ لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا تھا کہ کیچز ون میچز Catches Win Matches اس بار بھی یہ بات درست رہی۔ تاہم کپتان اوڈمبے اور اوگائینو کی اننگز یادگار رہی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24- فروری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 13 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ میں نے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مفاہمت کی کوششیں شروع کر دی ہیں امید ہے کہ فریقین کے لیڈر اہم ایشوز پر اکٹھے ہو کر یکجہتی کا ثبوت دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میاں محمد نواز شریف کا ایٹمی پالیسی پر بیان قابل تحسین ہے۔ مسئلہ کشمیر۔ دفاع۔ ایٹمی پالیسی حتیٰ کہ اقتصادی حکمت عملی پر حکومت اور اپوزیشن میں اتفاق رائے ہے۔ مگر وہ پارلیمنٹ کے اندر اور باہر اس کا کھل کر اظہار نہیں کرتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت جتنا بھی ظلم کرے انشاء اللہ فتح کشمیریوں کی ہوگی۔ بھارت کراچی کی دہشت گردی میں ملوث ہے وہ ہمیشہ اپنے ہمسایہ ملکوں کے معاملات میں مداخلت کرتا رہا ہے۔

○ ملک بھر میں عید الفطر انتہائی جوش و جذبہ سے منائی گئی۔ لاہور میں سب سے بڑا اجتماع بادشاہی مسجد میں ہوا۔ ملک بھر کی تمام مساجد میں آزادی کشمیر اور ملکی سلامتی و استحکام کی دعائیں مانگی گئیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کراچی کی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آخری دہشت گرد کے خاتمے تک کراچی میں آپریشن جاری رہے گا۔ حکومت قانون کی بالادستی اور آزاد عدالتی نظام کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست اور دہشت گردی کو خلط ملط کرنا صحیح نہیں۔ عوام کے تحفظ پر کسی قسم کی سودے بازی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سندھ میں نئے اضلاع کے قیام کی ضرورت نہیں۔

○ ورلڈ کپ ٹورنامنٹ کے پول اے میں آسٹریلیا نے کم تجربہ کار کینیا کو 97 رنز سے شکست دے دی آسٹریلیا کے سات کھلاڑیوں کے نقصان پر 304 رنز کے جواب میں کینیا نے 207 رنز بنائے۔

○ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ر) نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ شریف خاندان کے تمام کارخانے بہت جلد سرکاری قبضے میں ہوں گے انہوں نے کہا کہ نواز شریف قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکتے۔ لوٹ مار کی رقم واپس کرنا ہو گی۔ ان کی لوٹ مار کا وائٹ پیپر جلد آنے والا ہے انہوں نے کہا کہ اگر وہ قانون سے بچنا چاہتے ہیں تو رقم خاموشی سے خزانے میں جمع کرا دیں۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ جرائم صدیوں سے ہوتے آرہے ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہوتا کہ آج آرڈر کریں کل جرائم ختم ہو جائیں۔ اس لئے پنجاب میں جرم کا فوری خاتمہ ممکن نہیں انہوں نے کہا کہ ورلڈ کپ کی تمام تیاریاں مکمل ہیں عید کی وجہ سے اعلیٰ افسروں کے جو تبادلے رکے ہوئے تھے۔ اب ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے پولیس ناکے بند کرنے کا حکم نہیں دیا البتہ گڑبڑ کرنے والے اہلکاروں کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عارف نکئی نے کہا ہے کہ میری خواہش ہے کہ کاش نواز شریف ملک میں بھی واشنگٹن والا وطن پرست کردار کریں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ شہباز شریف کو عید پر تین دن کے لئے رہا کرنے کے لئے تیار تھے مگر وہ نہیں مانے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ علما کو خیر سگالی کے طور پر رہا کیا گیا ہے۔ اب کسی نے فرقہ وارانہ دہشت گردی کی تو معاف نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ وٹو۔ وائیں اور نواز شریف نے پنجاب میں لوٹ مار کی اور قومی خزانے کو لوٹا ان سب باتوں کا انکشاف وہ لاہور کے ایک جلسہ عام میں کریں گے۔ اور فیصلہ عوام پر چھوڑ دیں گے۔

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رہنما اور پنجاب مسلم لیگ کے صدر سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت سرحدوں کو کمزور کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ اور پاکستان کو بھارت کی اقتصادی برتری تسلیم کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

○ گورنر پنجاب جنرل (ر) راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ پنجاب کابینہ میں فی الحال توسیع نہیں کی جا رہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت فرقہ واریت کا زہر ختم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ لیکن فرقہ وارانہ تنظیموں پر پابندی کا ارادہ نہیں رکھتی انہوں نے ورلڈ کپ کے سلسلہ میں بتایا کہ سیکورٹی کے تمام انتظامات فول پروف ہیں۔

○ شاہ فہد کے اپنے ملک کی تمام ذمہ داریاں دوبارہ سنبھال لینے پر وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کی صحت یابی پر مبارک باد کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے اس پیغام میں کہا ہے کہ پاکستانی عوام ان کی صحت یابی پر بہت خوش ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ شاہ فہد آنے والے کئی سالوں تک سعودی قوم کی قیادت اور رہنمائی کرتے رہیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کی علالت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ان کے نام اپنے پیغام میں علاقے میں امن کے لئے بوسنیائی صدر کی ان تھک کوششوں کو سراہا ہے۔ اور ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی ہے۔

○ جھنگ میں جنرل بس سٹینڈ کی مسجد میں بم دھماکہ سے 16 نمازی شدید زخمی ہو گئے۔ شدید زخمیوں میں خطیب مسجد اور امام مسجد بھی شامل ہیں۔ مسجد کی چھت اور محراب اڑ گئے۔ دھماکہ کے وقت خطبہ جمعہ ہو رہا تھا۔ تین زخمیوں کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔

○ بھارتی صوبے دہلی کے وزیر اعلیٰ اور بھارتی جنتا پارٹی کے رہنما مدن لال کھرانہ نے بدعنوانی کے سکینڈل حوالہ کیس کے سلسلے میں اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ سی۔ بی۔ آئی۔ نے وزیر اعلیٰ کے خلاف فرد جرم عائد کرنے کے لئے صدر سے اجازت طلب کی تھی۔

○ پرنسس آف ویلز لیڈی ڈیانا پاکستان میں دو دن قیام کے بعد جمعہ کے روز انقرہ روانہ ہو گئیں۔ لیڈی ڈیانا نے کہا کہ میرا دورہ سیاسی نہیں۔ میں ہسپتال چلانے میں عمران کا ساتھ دینا چاہتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ دکھی انسانیت کی خدمت دنیا میں سب سے عظیم کام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہسپتال کے لئے لندن میں فنڈز جمع کرنے کی تقریبات میں بھی وہ شرکت کریں گی۔

○ لیڈی ڈیانا جب لاہور پہنچیں تو انہوں نے پاکستانی لباس کرتہ پاجامہ پہن رکھا تھا۔ ان کو حکومت کی طرف سے وی۔ آئی۔ پی۔ کا درجہ دیا گیا اور حکومت کے نمائندوں نے ان کا استقبال کیا۔ انہوں نے شوکت خانم میموریل ٹرسٹ ہسپتال کا دورہ کیا اور مریضوں کو تحائف دیئے۔ بچوں کو پیار کیا۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ وہ سیاست کو ہسپتال سے الگ رکھنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ ہسپتال خالصتاً انسانی بنیادوں پر قائم کیا گیا ہے۔ حکومت میرٹ پر جائزہ لے۔ انہوں نے کہا کہ لیڈی ڈیانا کے دورے سے ان کو حوصلہ ملا ہے اور اب زیادہ عطیات اکٹھے ہوں گے۔

○ امریکہ چین کے خلاف محدود اقتصادی پابندیاں لگانے پر غور کر رہا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ امریکہ چاہتا ہے کہ چین ایشیاء میں اس کی معاشی لوٹ میں رکاوٹ نہ بنے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران چار شہری شہید اور پانچ بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ بھارتی وزیر داخلہ ایس پی چوان نے کہا ہے کہ بابری مسجد کے معاملہ پر حکومت مسلمانوں سے معافی نہیں مانگے گی۔

○ قطر میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ اور درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ تامل چھاپہ ماروں نے شمالی وسطی سری لنکا میں ایک گاؤں پر حملہ کر کے کم از کم 19 افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا تو پاکستان بھی کرے گا۔ امریکی سی آئی اے کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ پاک بھارت کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے دونوں ملکوں میں جنگ کا خطرہ بھی بڑھ رہا ہے۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں ● کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

بیرونِ ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757
219276
ٹیلیکس TIX-54592 PD, ISD

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام

آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
20 گرام 30 روپے، 60 گرام 90 روپے ـ 100 گرام 150 روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
250 روپے
فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534